محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۳)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت آمنہ بنت قیس رضی اللہ عنہا

نام و نسب

حضرت آمنہ بنت قیس عرب کے قبیلہ بنو اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت قیس بن عبد اللہ ان کے والد اور حضرت برکہ بنت یسار والدہ تھیں۔ رئاب بن یعمر پردادا تھے، جب کہ آٹھویں پشت پر غنم بن دودان اور دسویں پر اسد بن خزیمہ کے نام آتے ہیں۔

ابن اسحٰق نے ''السیرۃ النبویۃ'' میں حضرت آمنہ کا نام امیہ بنت قیس لکھا، ابن ہشام نے اپنی ''السیرۃ النبویۃ'' ان کا پیرا ہو بہو نقل کیا۔ یہی نام ہم نے مہاجرین حبشہ کی فہرست میں درج کر دیا۔ چونکہ اس نام کی کسی دوسرے ذریعے سے تائید نہیں ہوتی، اس لیے اب ہم نے بجاے امیہ کے حضرت آمنہ اختیار کر لیا ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت آمنہ کی ولدیت رقیش بتائی گئی ہے۔ حضرت آمنہ بنت رقیش بنو غنم سے تعلق رکھنے والی دوسری صحابیہ ہیں جو حبشہ نہیں گئیں، البتہ ہجرت مدینہ میں حصہ لیا۔

قبول اسلام

طلوع اسلام کے وقت حضرت آمنہ بنت قیس کی عمر معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دخول اسلام کے بارے میں خبر نہیں دی جاسکتی۔

ہجرت حبشہ

حضرت آمنہ کے والد حضرت قیس بن عبداللہ اور والدہ حضرت برکہ بنت یسار حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی بیٹی حبیبہ بنت عبیداللہ کی پرورش کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے تھے۔ جب حضرت ام حبیبہ نے اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تو حضرت قیس کا کنبہ بھی ان کے ساتھ عازم سفر ہو گیا۔ حضرت آمنہ شریک ہجرت تھیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حبشہ سے مدینہ کا سفر

ابن ہشام نے ان صحابہ کی تعداد چونتیس بتائی ہے جو جنگ بدر کے بعد، حضرت جعفر کی واپسی سے پہلے مدینہ پہنچے۔ حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت قیس بن عبداللہ، ان کی زوجہ حضرت برکہ بنت یسار اور ان کی بیٹی حضرت آمنہ بنت قیس ان مہاجرین میں شامل تھے۔ دیگر اصحاب میں حضرت جابر بن سفیان، حضرت جنادہ بن سفیان، حضرت شرحبیل بن حسنہ، ان کی والدہ حضرت حسنہ، حضرت رملہ بنت ابوعوف، حضرت سفیان بن معمر، حضرت عثمان بن عبد غنم اور حضرت عیاض بن زہیر قابل ذکر ہیں۔

وفات

حضرت آمنہ بنت قیس کی عائلی زندگی اور مدت حیات کے بارے میں معلومات موجود نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، اسد الغابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت قیس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت قیس بن عبداللہ کا تعلق بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ رئاب بن یعمران کے دادا، جب کہ غنم بن دودان

ساتویں جد تھے۔ مشہور جاہلی شاعر امرؤالقیس بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ خزیمہ بن مدرکہ پر حضرت قیس بن عبد اللہ کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرۂ مبارکہ سے جا ملتا ہے۔ کنانہ بن خزیمہ آپ کے چودھویں جد تھے، جب کہ ان کے بھائی اسد بن خزیمہ حضرت قیس کے نویں جد تھے اور انھی کی نسبت سے وہ اسدی کہلاتے ہیں۔

بنو عبد شمس بن عبد مناف (بنو امیہ) سے حضرت قیس کی محالفت تھی۔ ان کی اہلیہ حضرت برکہ بنت یسار ابوسفیان کی باندی تھیں۔ ابن حجر کہتے ہیں: حضرت قیس بن عبد اللہ عبید اللہ بن جحش کے خادم تھے اور ان کی بیٹی حضرت آمنہ بنت قیس حضرت ام حبیبہ کی خدمت میں رہیں۔

قبول اسلام

حضرت قیس بن عبد اللہ ابتداے اسلام میں ایمان کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

ہجرت حبشہ

حبشہ کی طرف پہلی ہجرت رجب ۵/ نبوی میں ہوئی۔ گیارہ مرد اور چار عورتیں کچھ سوار، کچھ پیدل بحر احمر کی بندرگاہ شیبہ پر پہنچے۔ وہاں تاجروں کو لے جانے والی دو کشتیاں کھڑی تھیں جو انھیں نصف دینار فی کس کے عوض حبشہ لے گئیں۔

شوال ۵/ نبوی میں جب یہ افواہ پھیلی کہ قریش مکہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں اور انھوں نے مسلمانوں پر ظلم کرنے بند کر دیے ہیں تو انتالیس مسلمان مکہ لوٹ گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ تعذیب کا سلسلہ جاری ہے تو ان میں سے کچھ نے اسی ماہ حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں دوبارہ دار ہجرت، حبشہ کا رخ کیا۔ حضرت قیس بن عبد اللہ کو اسی ہجرت ثانیہ میں حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔ عبید اللہ بن جحش اور حضرت ام حبیبہ کی بیٹی حبیبہ کی پرورش اور دودھ پلائی کی ذمہ داری حضرت قیس اور ان کی اہلیہ حضرت برکہ کے سپرد تھی، اس لیے میاں بیوی حبشہ جاتے ہوئے ان دونوں کو اور ان کی بیٹی حضرت آمنہ کو ساتھ لے گئے۔

حبشہ سے واپسی

وہ صحابہ جو جنگ بدر کے بعد مدینہ لوٹے، ان کی تعداد چونتیس بتائی جاتی ہے۔ حضرت قیس بن عبد اللہ، ان کی زوجہ حضرت برکہ بنت یسار اور ان کی بیٹی حضرت امیہ بنت قیس ان مہاجرین میں شامل تھے۔ دیگر اصحاب

میں حضرت جابر بن سفیان، حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت شرحبیل، ان کی والدہ حضرت حسنہ، حضرت رملہ بنت ابوعوف، حضرت سفیان بن معمر، حضرت عثمان بن عبد غنم اور حضرت عیاض بن زہیر بھی ان کے ساتھ تھے۔

حضرت جعفر بن ابوطالب سب سے آخر میں چوبیس صحابہ کو دو کشتیوں میں سوار کر کے شہر رسالت لائے۔

باقی زندگی اور وفات

حضرت قیس بن عبداللہ کی مدنی زندگی اور ان کے سن وفات کے بارے میں ہمارے پاس کوئی معلومات نہیں۔

حضرت قیس بن عبداللہ سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر (ابن سید الناس)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت برکہ بنت یسار رضی اللہ عنہا

نسب

حضرت برکہ بنت یسار مکہ میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد یسار (یا فلیح) نام کے بجاے اپنی کنیت ابوفکیہہ سے مشہور ہیں۔ بنو ازد سے تعلق رکھتے تھے، کندہ (وسطی عرب، حالیہ سعودی عرب) سے مکہ آئے اور قبیلۂ بنو عبدالدار کی غلامی میں آ گئے۔ دوسری روایت کے مطابق وہ کٹر مشرک صفوان بن امیہ جمحی کے غلام تھے۔ حضرت ابوفکیہہ کے بھائی حضرت ابوتجراۃ بھی بنو عبدالدار کی غلامی میں رہے، جب کہ حضرت برکہ ابوسفیان بن حرب کی باندی تھیں۔ حضرت برکہ کے چچا حضرت ابوتجراۃ کا بیان ہے: ہم یمن سے مکہ آئے اور بنو عبدالدار سے محالفت کی۔ کچھ اہل تاریخ نے حضرت برکہ کو حبشیہ قرار دیا ہے جو درست نہیں، اگرچہ انھوں نے ہجرت کے

بارہ سال حبشہ میں گزارے۔ ابن اثیر اور ابن حجر نے حضرت برکہ حبشیہ کو ایک دوسری صحابیہ بتایا ہے اور انھیں حضرت برکہ بنت یسار کے بجاے حضرت ام حبیبہ کی انا قرار دیا ہے۔ دوسری طرف ان دونوں مورخین نے حضرت برکہ بنت یسار کے شوہر حضرت قیس بن عبداللہ اور ان کی بیٹی حضرت آمنہ بنت قیس کو حضرت ام حبیبہ کی بیٹی حبیبہ کی پرورش کا ذمہ دار بتایا ہے۔

ازدواج

حضرت برکہ بنت یسار بنو اسد بن خزیمہ کے حضرت عبداللہ بن قیس کی زوجیت میں تھیں۔

اسلام کی طرف سبقت

حضرت برکہ کے والد حضرت ابوفکیہہ کا شمار السابقون الاولون میں ہوتا ہے۔ حضرت بلال اور انھوں نے ایک ساتھ اسلام قبول کیا۔ حضرت برکہ نے اپنے والد کی طرح دین حق کی طرف لپکنے میں دیر نہ لگائی اور آفتاب اسلام طلوع ہوتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

شرف ہجرت

حضرت برکہ کے والد حضرت ابوفکیہہ قریش کی ایذاؤں کا نشانہ بننے والے مستضعفین میں شامل تھے۔ سخت گرمیوں کی دوپہر میں بنو عبدالدار کے لوگ انھیں ننگے بدن، پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ڈال کر تپتے ہوئے کنکروں پر اوندھے منہ لٹا دیتے اور ان کی کمر پر بھاری پتھر رکھ دیتے۔ غلام ہونے کی وجہ سے کوئی انھیں چھڑانے والا نہ تھا۔ ایک بار امیہ بن خلف نے ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور گھسیٹتے ہوئے جلتی ریت پر ڈال دیا، پھر مرا ہوا سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر گزرے تو انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔

بعثت نبوی کے پانچویں سال ظلم و ستم کا یہ سلسلہ عروج کو پہنچ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: ''تم اللہ کی سرزمین میں بکھر جاؤ۔'' پوچھا: ''یارسول اللہ، کہاں جائیں؟'' آپ نے حبشہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''وہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ وہ امن اور سچائی کی سرزمین ہے، (وہاں اس وقت تک قیام کرنا) جب تک اللہ تمھاری سختیوں سے چھٹکارے کی راہ نہیں نکال دیتا۔''

حضرت برکہ بنت یسار نے اپنے خاوند حضرت قیس بن عبداللہ کے ساتھ مہاجرین کے دوسرے گروپ میں حبشہ ہجرت کی۔ حضرت جعفر بن ابوطالب ان کے قائد تھے۔ حضرت برکہ کی بہن حضرت فکیہہ بنت یسار،

ان کے بہنوئی حضرت حطاب بن حارث، حضرت حطاب کے بھائی حضرت حاطب، ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ بنت مجلل اور دیگر اہل خانہ بھی شریک ہجرت تھے۔

ابن سعد، ابن اثیر اور ابن جوزی کہتے ہیں کہ حضرت برکہ کے والد حضرت ابوفکیہہ بھی مہاجرین حبشہ میں شامل تھے۔ ابن ہشام کی فہرست میں، البتہ ان کا نام نہیں ملتا۔

حبشہ سے واپسی کا سفر

۶۲۶ء میں ہجرت مدینہ کو سات برس بیت گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو حبشہ بھیجا تاکہ وہ نجاشی کو اسلام کی دعوت دیں، حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے آپ کا نکاح کرائیں اور سرزمین حبشہ میں رہ جانے والے مہاجرین کو واپس لے آئیں۔ چنانچہ سولہ اصحاب، تین صحابیات اور پانچ بچوں نے دو کشتیوں میں سوار ہو کر بحر قلزم (Red Sea) عبور کیا اور بولا (الرایس) کے ساحل پر اترنے کے بعد مدینہ تک خشکی کا سفر اونٹوں پر طے کیا۔ حضرت برکہ بنت یسار، ان کے شوہر حضرت قیس بن عبداللہ اور ان کی بہن حضرت فکیہہ بنت یسار ان مہاجرین میں شامل تھے۔ حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں آنے والے اس بحری قافلے میں ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس، ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت خالد بن سعید کا کنبہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری بھی شریک تھے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بقیہ زندگی

مدینہ آمد کے بعد حضرت برکہ کی زندگی کیسے گزری اور وہ کب تک زندہ رہیں؟ ہم قطعی لاعلم ہیں۔

روایت حدیث

حضرت برکہ بنت یسار سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

مطالعۂ مزید: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ

حسب نسب

حضرت عبداللہ بن حارث کا تعلق قریش کے قبیلہ بنوسہم سے تھا، اس لیے قُرشی اور سہمی کہلاتے ہیں۔ ان کے دادا قیس بن عدی زمانۂ جاہلیت میں قریش کے معزز ترین سرداروں میں شمار ہوتے تھے۔ عرب کی مشہور کاہنہ (غیب گو) غیطلہ بنت مالک ان کی دادی تھیں۔ مشہور ہے کہ انھوں نے ایک جن قابو کر رکھا تھا جو انھیں غیب کی خبریں دیتا اور وہ آگے لوگوں کو بتاتیں۔ ان کی کہانت اس قدر مانی جاتی تھی کہ ان کی اولاد غیاطل کہلانے لگی اور وہ ام الغیاطل کے لقب سے شہرت پا گئیں (المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، جواد علی)۔ عمرو بن ہصیص حضرت عبداللہ کے چھٹے (دوسری روایت: ساتویں) اور کعب بن لؤی آٹھویں (دوسری روایت: نویں) جد تھے۔ بنوکنانہ کی شاخ بنوشنوق سے تعلق رکھنے والی ام الحجاج ان کی والدہ تھیں۔ حضرت بشر بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سائب بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت تمیم بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت ابوقیس بن حارث اور حضرت حجاج بن حارث حضرت عبداللہ کے بھائی تھے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

لقب

حضرت عبداللہ بن حارث شاعر تھے، یہ شعر کہنے پر مبرق (گرجنے والا، دھمکانے والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

إذا أنا لم أبرق فلا يسعني

من الأرض بر ذو فضاء ولا بحر

”اگر میں بجلی کی طرح نہ کڑکوں تو مجھے کھلی، پر فضا زمین اور گہرا سمندر بھی کشادگی نہیں دے سکتے۔“

بیعت رسول امی

وادئ بطحا میں اسلام کا سورج طلوع ہوا تو حضرت عبداللہ بن حارث اول اول ایمان لانے والے مسلمانوں میں شامل تھے۔

ہجرت الی الحبشہ

مکہ کے نیک فطرت نوجوان اسلام کی دعوت حق قبول کرنے میں سبقت کرنے لگے تو حضرت عبداللہ کے

والد حارث بن قیس کو جو قریش کے دس بڑے سرداروں میں سے ایک تھا، اپنی سیادت چھن جانے کا خوف ہوا اس لیے اسلام دشمنی میں سرگرم ہو گیا۔ وہ نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا استہزا کرنے میں پیش پیش تھا۔ دوسرے مشرک لیڈر کم زور اہل ایمان کو ایذائیں دینے لگے۔ ان کا ظلم و ستم بڑھتا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو امن کی سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن حارث نے بھی سفر حبشہ کا عزم کیا اور حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں حبشہ جانے والے دوسرے قافلے میں شامل ہو گئے۔

مہاجرین حبشہ کے خلاف قریش کی سرگرمی

قریش نے مہاجرین حبشہ کو بے دخل کرانے کے لیے شاہ حبشہ نجاشی کے پاس عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ربیعہ پر مشتمل دو رکنی وفد بھیجا تو حضرت جعفر بن ابوطالب نے مہاجرین کی طرف سے خطاب کرنے کی ذمہ داری سنبھالی، تاہم حضرت عبداللہ بن حارث نے یہ اشعار کہے۔ انھوں نے حبشہ میں پائے جانے والے امن و سکون پر اطمینان کا اظہار کر کے دیگر مسلمانوں کو بھی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ترغیب دی:

يا راكبًا بلّغا عني مغلغلة
من كان يرجو لقاء الله والدين

"اے سوار، میری طرف سے یہ تیز رفتار خط ہر اس شخص کو پہنچا دو جو اللہ سے ملاقات اور محاسبۂ آخرت کی امید رکھتا ہے۔"

كل امرئ من عباد الله مضطهدٍ
ببطن مكة مقهورٍ ومفتونِ

"وادیٔ مکہ میں بندگان خدا میں سے ہر کوئی ظلم و قہر کا شکار اور مصیبتوں کا مارا تھا۔"

إنا وجدنا بلاد الله واسعةً
تنجي من الذلِ والمخزاةِ والهونِ

"ملک حبشہ میں ہم نے اللہ کی زمین کو وسیع پایا جس نے ہمیں ذلت، رسوائی اور بے قدری سے بچا کر رکھا۔"

فلا تقيموا على ذل الحياة ولاخز
ي الممات و عتب غير مامون

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

”ذلت کی زندگی، رسوائی کی موت اور غیر محفوظ حالات پر برقرار نہ رہو۔“

إنا تبعنارسول الله وأطرحوا
قول النبي و عالوا في الموازين

”ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی، انھوں نے نبی کے فرمان کو پرے پھینکا اور انصاف کی ترازو میں ڈنڈی مار دی۔“

وتلك قريش تجحد الله حقه
كما جحدت عاد و مدين والحجر

”یہ قریش کو تو دیکھو، اللہ کے حق کے انکاری ہیں جس طرح قوم عاد، مدین اور اہل حجر، یعنی ثمود نے اللہ کا کفر کیا۔“

فاجعل عذابك في القوم الذين بغوا
وعائذ بك أن يعلوا فيطغوني

”اے رب، اپنا عذاب ان لوگوں پر نازل کر دے جنھوں نے سرکشی اختیار کی، میں تم سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہ مجھ پر غالب ہو کر جور و ستم ڈھانے لگیں۔“

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مدینہ کی طرف رجوع

مشہور روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن حارث جنگ بدر کے بعد مدینہ لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔

وفات

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حارث ۸ھ میں محاصرۂ طائف میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی حضرت سائب بن حارث نے بھی غزوۂ طائف میں شہادت پائی۔

ابن سعد کا کہنا ہے کہ انھوں نے ۱۲ھ میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں اپنے بھائی حضرت ابوقیس بن حارث کے ساتھ شہادت حاصل کی۔

ابن ہشام کا کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن حارث مدینہ نہیں پہنچے، ان کا انتقال حبشہ ہی میں ہو گیا تھا۔ بلاذری

نے اس کی تائید کی۔

حیرت کی بات ہے کہ ابن ہشام ہی نے غزوۂ طائف کے بارہ شہدا میں بھی حضرت عبداللہ بن حارث کا نام شامل کیا۔ ابن کثیر نے ''البدایہ والنہایہ'' میں یہی تفصیل بعینہٖ نقل کی، پھر جنگ یمامہ کے شہدا میں بھی حضرت عبداللہ بن حارث بن قیس کا نام درج کر دیا۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت تمیم بن حارث رضی اللہ عنہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کنبہ اور عیال

حضرت تمیم بن حارث سہمی حضرت بشر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث اور حضرت سائب بن حارث کے بھائی تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی حجاج بن حارث جنگ بدر میں مشرکین کی فوج میں شامل تھے۔ معرکۂ فرقان میں شکست کھانے کے بعد مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوئے اور بعد میں اسلام قبول کر لیا۔ حضرت تمیم کا والد حارث بن قیس مسلمانوں کا کٹر دشمن تھا۔ بسا اوقات اسے اپنی مشہور کاہنہ ماں غیطلہ بنت مالک سے منسوب کیا جاتا تھا۔ حضرت سعید بن عمرو تمیمی حضرت تمیم بن حارث کے سوتیلے بھائی تھے۔ ان دونوں کے نانا عامر بن صعصعہ کے پرپوتے حرثان بن حبیب تھے۔ واقدی نے حضرت تمیم کا نام نمیر بتایا ہے۔

ہجرت حبشہ

ابن اسحٰق اور ابن ہشام نے حضرت تمیم بن حارث کا نام مہاجرین حبشہ کی فہرست میں شامل نہیں کیا، جب کہ ابن عبد البر اور ابن اثیر نے ان کا شمار مہاجرین حبشہ میں کیا ہے۔ بلاذری کہتے ہیں: وہ ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے۔

حبشہ سے واپسی

ابن ہشام نے حضرت تمیم بن حارث کی مدینہ واپسی کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ ان کا نام حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ آنے والے کشتی سواروں میں بھی شامل نہیں۔ قیاس ہے کہ وہ بھی غزوۂ بدر کے بعد کسی وقت مدینہ پہنچے ہوں گے۔

شہادت

حضرت تمیم بن حارث نے شام کی سرزمین میں ہونے والی جنگ اجنادین میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے ماں جائے حضرت سعید بن عمرو تمیمی بھی اسی معرکے میں شہید ہوئے۔ ابن کثیر نے معرکۂ اجنادین کے شہدا میں حضرت سعید بن عمرو کے بجائے حضرت سعید بن حارث کا نام لکھا ہے۔

روایت حدیث

حضرت تمیم بن حارث سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مطالعۂ مزید: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔